السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائل نے یہ سوال پوچھا ہے کہ قبیلی اور خضیری کے کیا معنی ہیں اوان کی آپس میں شادی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ایک جزئی مسئلہ ہے جولوگوں میں معروف ہے قبیلی سے مرادوہ شخص ہے جوکسی معروف قبیلہ کی طرف سے منسوب ہوجیسے قحطانی ، سبیعی، تمیمی، قریشی اورہاشمی وغیرہ۔ ان کو قبیلی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہ اپنےاپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اور خضیری علاقہ نجد کے لوگوں کی اصطلاح ہے کہ نجد کے علاوہ کسی اورجگہ یہ اصطلاح استعمال نہیں ہوتی اوراس سے مرادوہ شخص ہے جوکسی مخصوص قبیلہ کی طرف منسوب نہ ہویعنی عربی تو ہولیکن اس کا کوئی معروف قبیلہ نہ ہواوروہ قحطانی، تمیمی، یا قریشی کی طرح اپنے قبیلے کی طرف منسوب نہ ہویعنی وہ عربی ہو، اس کی زبان بھی عربی ہو، عربوں ہی میں پلا بڑھا ہواا گر معروف ہوااوراس کی جماعت بھی معروف ہو۔

عربوں کے عف میں مولیٰ اس شخص کوکہتے ہیں جواصل میں مملوک غلام ہومگراسے آزاد کردیا گیا ہو، مولیٰ کی جمع موالی ہے۔ وہ عجمی وہ ہیں جو عربوں کی طرف منسوب نہ ہوں یعنی ان کا تعلق عجمی خاندانوں سے ہو عربی خاندانوں سے نہ ہواور اللہ تعالیٰ کے دین کے مطابق ان مختلف لوگوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر ان میں سے کسی کوکسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے خواہ کوئی قبیلی ہویا خضیری، مولیٰ ہویا عجمی یہ سب کے سب برابر ہیں ان میں سے کسی کوکسی پر بجز تقویٰ کے کوئی فضیلت حاصل نہیں جیساکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

(ألالا فضل لعربی علی أعجمی ولا لعجمی علی عربی ولالأحمر علی أسود ولاأسود علی أحمر إلا بالتوی)) (مسند احمد)

’’کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر تقویٰ کے بغیر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر تقویٰ کے بغیر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔‘‘

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا النّاسُ إِنّا خَلَقنـٰكُم مِن ذَكَرٍ‌ وَأُنثىٰ وَجَعَلنـٰكُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَ‌فوا ۚ إِنَّ أَكرَ‌مَكُم عِندَ اللَّهِ أَتقىٰكُم ۚ إِنَّ اللَّهَ عَليمٌ خَبيرٌ‌ ﴿١٣﴾... سورة الحجرات

’’لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔‘‘

قدم زمانہ سے عربوں میں یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے رشتے صرف انہی لوگوں کو دیتے تھے جن کا تعلق ایسے قبائل سے ہوتا جنہیں وہ جانتے تھے اوراس شخص کو وہ رشتہ نہیں دیتے تھے جس کا کسی قبیلے سے تعلق نہ ہوتا تھا اور یہ عادت اب تک عربوں میں باقی ہے۔

بعض لوگ چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اوروہ خضیری، مولیٰ اور عجمی کو بھی رشتہ دے دیتے ہیں چنانچہ خود نبی ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید بن حارثہؓ کی شادی فاطمہ بنت قیسؓ سے کردی تھی جوکہ قریشی ہیں اسی طرح ابو حذیفہ بن عتبہؓ کی بھی شادی قرشی خاندان میں ہوئی تھی اوراس بات کی کوئی پرواہ نہکی گئی کہ وہ آزاد کردہ غلام ہیں صحابہ کرامؓ اوران کے بعد کے زمانہ سے اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں لیکن اس کے بعد خصوصاً نجد اور بعض دیگر علاقوں میں لوگوں نے غیر عربوں کو رشتے دینے ترک کردیئے اوراس بارے میں بہت تشدد سے کام لینا شروع کردیا جیساکہ ان کے آباؤاسلاف سے اوراس کی روایت چلی آرہی ہے اور بعض اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ ان کے قبیلے کے لوگ انہیں اس طرح کی باتیں کرکے ایذا پہنچائیں گے کہ تم نے فلاں شخص کو کیوں رشتہ دیا ہے اوراس سے قبیلہ میں کشیدگی پیدا ہوجاتی ہے انساب میں اختلاط آجاتا ہے اور کئی دیگر خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں لہذا وہ اس طرح کے کئی عذر پیش کرتے ہیں جوبسا اوقات صحیح بھی ہوتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں اہم بات یہ ہے کہ مصاہرت کے لئے انتخاب کا معیار دین واخلاق ہونا چاہیے اگر دین واخلاق موجود ہے توپھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ عربی ہے یا عجمی، آزاد کردہ غلام ہے یا خضیری یا کچھ اور اور اساس اور بنیاد دین واخلاق ہونا چاہیے اور اگر بعض لوگوں کی رغبت اس میں ہو کہ وہ صرف اپنے قبیلہ ہی یں رشتہ دیں گے تو ہمارے علم کے مطابق اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص186